REGD No. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ر جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر مقدس افراد کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور برکات سے وافر حصہ عطا فرماتے۔

قادیان ۱۱ر جنوری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مقامی طور پر ہر دو مساجد میں نماز تراویح اور مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر تا عصر درس القرآن کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چند روز سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے سورت الکہف کو ختم کر کے اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا سولہویں روز سے سورت مریم سے مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل نے درس دینا شروع کیا۔ احباب جماعت ذوق شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان شریف اور قرآن کریم کی برکات سے سب کو متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵ — شمارہ ۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ″
ممالک غیر -/۸ ″
فی پرچہ:- ۱۵ نئے پیسے

۱۳ر صلح ۱۳۴۵ ہش | ۲۰ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ | ۱۳ر جنوری ۱۹۶۶ء

وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری کی تاشقند میں ناگہانی وفات

ملک بھر میں صفِ ماتم بچھ گئی!!

قادیان ۱۱ر جنوری ۱۹۶۶ء آج صبح ۵ بجے آل انڈیا ریڈیو سے یہ افسوسناک خبر نشر ہوئی کہ ملک بھر کے محبوب وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری صاحب رات کے ایک بجکر ۳۲ منٹ پر تاشقند میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ دلوں کو ہلا دینے والی یہ خبر بجلی کی طرح صبح تڑکے سارے محلہ میں پھیل گئی۔ کیونکہ رمضان شریف کی وجہ سے اس وقت محلے کے تقریباً تمام مرد اور عورتیں بیدار تھے۔ شاستری جی کی اچانک اور ناگہانی وفات پر ہر دل افسردہ اور غمگین تھا آپ کی افسوسناک وفات پر ملک بھر میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ کیونکہ آج ہی محبوب وزیر اعظم تاشقند کانفرنس کے بعد کامیاب و کامران اپنے وطن واپس لوٹنے والے تھے۔ بلاشبہ آپ امن کی تلاش میں تاشقند گئے تھے اور دونوں ہمسایہ ملکوں میں پائیدار امن کے مشترکہ بیان پر دستخط کرنے اور کرانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ افسوس کہ اس کے چند گھنٹے بعد ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے صحیح جانشین۔ بڑے مدبر متحمل مزاج اور پختہ ارادے والے شری شاستری جی کی کامیاب واپسی پر آج بھارت واسیوں نے خوشی کے پھول نچھاور کرنے تھے۔ افسوس آج ان کی اچانک وفات پر سوگوار ہیں۔

نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے شری شاستری جی وزیر اعظم بھارت کی اچانک افسوسناک وفات کی خبر احباب جماعت کو سناتے ہوئے فرمایا کہ اس افسوسناک خبر کی وجہ سے آج صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ صیغہ جات اور ادارے بند رہیں گے۔ اور بعد میں مسجد مبارک کے بورڈ پر بھی باقاعدہ اعلان لکھوا دیا تاکہ سب کو علم ہو جائے۔

صبح ۹ بجے مکرم ناظر صاحب امور عامہ قادیان نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شری شاستری جی کی وفات حسرت آیات پر جناب ڈاکٹر رادھا کرشنن صاحب راشٹرپتی ہند۔ شریمتی للتا شاستری۔ شری گلزاری لال نندہ صاحب ہوم منسٹر (جو شاستری جی کی اچانک وفات کے بعد وزیر اعظم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں) سردار سورن سنگھ صاحب وزیر خارجہ شریمتی اندرا گاندھی۔ وزیر انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ کی خدمت میں حسب ذیل مضمون کی تعزیتی تار بھجوائی

تار کا مضمون

احباب جماعت احمدیہ قادیان کو محبوب وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری صاحب کی اچانک وفات پر بہت صدمہ ہوا ہے۔ بلاشبہ آپ کی وفات بھارت واسیوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہماری طرف سے دلی تعزیت قبول فرما دیں۔

جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ قادیان

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اسی مضمون کی تار پنجاب کے وزیر اعلیٰ شری رام کشن صاحب۔ وزیر داخلہ سردار دربارہ سنگھ صاحب۔ وزیر تعلیم شری پربودھ چندر صاحب کی خدمت میں بھجوائی گئی۔

اسکے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ایک غیر معمولی ہنگامی اجلاس میں شری شاستری جی کی ناگہانی وفات پر ایک تعزیتی ریزولیشن پاس کیا جس کی نقول راشٹرپتی صاحب۔ شری نندہ صاحب اور سورگیہ کے پریوار کی خدمت میں بھجوائی گئیں جس کی تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائے۔

نیز چونکہ وزیر اعظم کی اچانک وفات پر قادیان واسیوں کی طرف سے ایک مشترکہ تعزیتی جلسہ آج ہی منعقد ہو رہا ہے۔ جس پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے احباب جماعت کو اس جلسہ میں بھی شامل ہونے کا اعلان کیا۔

وزیر اعظم شری شاستری کی وفات پر قادیان نواسیوں کا تعزیتی جلسہ

اور

احباب جماعت کی شمولیت

قادیان ۱۱ر جنوری۔ وزیر اعظم شری شاستری جی کی تاشقند میں ناگہانی وفات نے سبھی بھارت واسیوں کو سوگوار بنا دیا جب کہ اہالیان قادیان کی طرف سے آج بارہ بجے دوپہر مقامی ڈاکخانہ کے سامنے ایک بھاری تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت بھی حسب روایات سلسلہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

اہالیان قادیان کا یہ تعزیتی جلسہ وقت مقررہ پر جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل اے کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے تقریر کی۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں وزیر اعظم شری شاستری جی کی نمایاں ملکی خدمات کا نہایت عمدہ پیرایہ میں ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شاستری جی سچے دیش بھگت اور اعلیٰ پایہ کے مدبر اور سادہ طبیعت کے متحمل مزاج رہنما تھے۔ آپ نے پنڈت جواہر لال جی کی وفات کے بعد دیش کی حفاظت اور ترقی کا بوجھ اٹھایا اور اس ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ تاشقند کانفرنس میں آپ امن کی تلاش کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ امن کی تلاش میں یہ بھی چاہتے تھے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو جاویں۔ اور خون خرابہ کی دوبارہ نوبت نہ آئے۔ دوسری طرف اپنے دیش کے وقار کو قائم رکھنے کا سوال تھا۔ آپ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے قبل جس تاریخی دستاویز پر دستخط کئے اس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاستری جی اپنے مقصد میں کامیاب رہے آپ نے دونوں ملکوں میں قیام امن کی بھی بنیادیں قائم کر دیں اور اپنے دیش بھارت کے وقار پر بھی حرف نہیں آنے دیا۔ ہم بھارت واسیوں کا فرض ہے کہ ہم ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر اپنے دیش کو ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جاویں (باقی صفحہ ۲ پر دیکھیں)

ملک بھر کے محبوب رہنما شاستری جی کا انتقال پرملال

از جناب ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہم دلی رنج اور گہرے افسوس کے ساتھ یہ اندوہناک خبر رقم کرتے ہیں کہ ۱۱ جنوری کی رات کو ہمارے محبوب رہنما پردھان منتری شری لال بہادر شاستری جی تاشقند میں اچانک دل کے عارضہ سے انتقال کر گئے۔ پنڈت جواہر لال جی نہرو کے انتقال پر جون ۱۹۶۴ء میں وزارت عظمیٰ کا بار گراں آپ کے کندھوں پر ڈالا گیا۔ تو آپ نے جواں ہمتی۔ دلیری اور جانفشانی سے اس بوجھ کو اٹھایا اور بھارت کی نیا کو نہایت کامیابی سے شدید مشکلات و مصائب کے سمندر میں کھیتے چلے گئے۔ آپ بہت با اصول تھے۔ پہلے جب آپ ریلوے منتری تھے تو ریل کے ایک حادثہ پر اپنی ذمہ واری کے احساس کی وجہ سے از خود ہی مستعفی ہو گئے تھے۔ بہت سادگی پسند۔ بھارت واسیوں کے سچے خیر خواہ اور سوجھ بوجھ کے مالک تھے۔ اب جبکہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ ڈیڑھ سال کے قلیل عرصہ کے باوجود آپ کی عظیم الشان کارکردگی کی وجہ سے تاریخ کے اوراق پر ہر بھارت واسی کے دل میں آپ کی یاد ہمیشہ ثبت رہے گی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ نے امن کی خاطر تاشقند کانفرنس میں شمولیت قبول کی اور موت سے قبل ایک امن کے دستاویز پر دستخط فرمائے۔ جو ہمسایہ ملک کے ساتھ تعلقات کی خوشگواری اور ہر دو ممالک کی اقلیتوں کے تحفظ کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں جس سے دونوں ملکوں کی باہمی تلخی ہمیشہ کے لئے رفع ہو جائے گی اور امن کے ایک نئے اور شاندار دور کا آغاز ہو گا۔

آیئے ہم بھارت واسی اس نازک موقعہ پر خلوص دل سے یہ اقرار کریں کہ ہم اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کی اس راہ پر گامزن رہیں گے جو مہاتما گاندھی جی اور دونوں سابق وزرائے اعظم نے ہمیں دکھائی تھی۔ اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔ اور شری شاستری جی نے اپنے انتقال سے تھوڑی دیر قبل جو عہد و پیمان ہمسایہ ملک سے باندھا تھا اسے مقدس جان کر سمجھتے ہوئے اس پر سچے دل سے عمل پیرا رہیں گے اور اسی امر کی ہم ہمسایہ ملک سے توقع رکھتے ہیں۔

مبارک علی

ایڈیشنل ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعزیتی جلسہ ـ بقیہ صفحہ اول

آپ کی شردھانجلی پیش کرنے کا یہی عمدہ طریق ہے۔ جلسہ میں دیگر مقررین نے بھی اسی قسم کے عقیدت مندانہ خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے علاوہ جلسہ میں سردار پریتم سنگھ بھاٹیہ۔ جنرل سیکرٹری منڈل کانگریس۔ ویسراج جی پردھان آریہ سماج۔ سردار موہن سنگھ صاحب ماجد پرنسپل خالصہ ہائر سکنڈری سکول نے بھی اسی قسم کے عقیدت مندانہ خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر جلسہ سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے نے بہترین الفاظ میں شاستری جی کو شردھانجلی پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنڈت جواہر لال جی کی وفات کے بعد شاستری جی نے بہتر طور پر ملک کی باگ ڈور سنبھالی۔ اور دیش کو پیش آنے والے ہر خطرہ کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ آپ نے دیش کو جے جوان اور جے کسان کا نعرہ دیا۔ لہذا ہم دیش واسیوں کو زعمت ہونے کے اس نعرہ پر عمل کر کے دیش کی ترقی میں حصہ لینا چاہیئے۔

اس جلسہ میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض شری رام پرکاش پربھاکر پردھان جن سنگھ قادیان نے سر انجام دیئے اور انہوں نے بھی اپنی تقریر میں مؤثر رنگ میں پردھان منتری کو عقیدت کے پھول پیش کئے۔ اور ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کو حاضرین جلسہ نے اتفاق رائے سے پاس کیا۔ اس کے بعد یہ تعزیتی جلسہ ختم ہو گیا۔ آج اس سوگ میں کہ احمدیہ اور شہر کی دکانیں اور کاروبار بند رہے شہر کے دیگر سبھی تعلیمی ادارہ جات بند رہے۔

شری شاستری جی کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا

غیر معمولی تعزیتی ریزولیوشن

محترم رہنما وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری جی کی اچانک وفات سے بھارت واسیوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ذیل کے غیر معمولی ریزولیوشن نمبر ۲۶۱ مورخہ ۱۱/۱/۶۶ کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا ہے:۔

عبد الرحمن

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کہ ہمارے پردھان منتری آج رات اچانک وفات پا گئے ہیں۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

ہم نہایت افسوس اور قلبی اذیت کے ساتھ اپنے محبوب رہنما وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری جی کے انتقال پرملال کو ریکارڈ کرتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال جی نہرو کے انتقال کے بعد وزارت عظمیٰ کے بار گراں کو اٹھانے کے قابل شری شاستری جی قرار پائے تھے اور حقیقت یہی ہے کہ آپ نے اپنی معاملہ فہمی۔ حسن تدبر۔ احساس ذمہ داری۔ قوم پرستی۔ بلند ہمتی اور محنت سے اس انتخاب کا اہل اپنے تئیں ثابت کر دیا تھا۔ تاشقند کانفرنس میں شمولیت کو قبول کر کے آپ نے امن پرستی کا راستہ دکھلایا اور ایک قابل فراموش دور کے آغاز کا موجب بنے۔

ہم آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بھارت واسیوں کو اس بھاری غم و اندوہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور جن کے ہاتھوں میں اب زمام حکومت سونپی جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں طاقت بخشے کہ اس نازک مرحلہ پر تمام قوم کو متحد رکھتے ہوئے قیادت کو سنبھال سکیں اور سارے ملک کو اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کے قائم رکھنے کی قوت مرحمت کرے۔

شری شاستری جی کے گھر والے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن جی راشٹرپتی۔ شری نندہ جی وزیر اعظم اور شری کامراج جی صدر کل ہند کانگریس۔ جناب گورنر صاحب بھارت اور جناب مکھیہ منتری صاحب پنجاب ۔۔۔۔۔۔ حکام ضلع اور پریس کو اس ریزولیوشن کی نقول بھجوا دی جائیں۔

رمضان شریف میں فدیۃ الصیام و انفاق مال

از محترم مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان شریف میں روزے کی فرضیت اسی طرح ہے جس طرح باقی ارکان اسلام۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ڈاکٹر نے روزہ رکھنا منع کیا ہو کوئی بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے معذور ہو تو اسے شریعت نے فدیہ دینے کی سہولت دی ہے۔

فدیہ یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو رمضان شریف کے مہینہ میں اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا لیکن یہ صورت بھی جائز ہے کہ کھانے کا انتظام کر دیا جائے جو دوست پسند کریں کہ ان کی رقم کسی مستحق درویش کو روزے رکھوا دیئے جائیں وہ فدیۃ الصیام کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں اس طرح ان کی طرف سے فریضہ کی ادائیگی ہو جائے گی اور غریب درویشوں کی امداد بھی ہو جائے گی

انفاق مال فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں ہر مومن کو اپنی توفیق کے مطابق صدقہ و خیرات پر زور دینا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نے رمضان شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخاوت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا سو اس طریق کو بھی درست عمل جامہ پہنانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین ؛

دوسرا خطاب

انتخابِ خلافت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

دوسرا روح پرور خطاب

فرمودہ ۹؍ نومبر بعد نماز فجر بمقام مسجد مبارک ربوہ

(انتخابِ خلافت کے معاً بعد مورخہ ۹؍ نومبر ۱۹۶۵ء کو نمازِ فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں ہزارہا احباب جماعت سے دوسرا خطاب فرمایا۔ ہمیں یہ روح پرور خطاب مبلغ ماریشس مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کے توسط سے موصول ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

میرے پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ساری جماعت جانتی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۶ء میں بعض حالات کے پیشِ نظر خلافت کے متعلق ایک "مجلس انتخاب خلیفہ" اور اس کے قواعد منظور فرمائے تھے ان قواعد کی روشنی میں کل شام اسی جگہ ہماری اس مسجد (مسجد مبارک) میں وہ دوست جمع ہوئے جو اس مجلس کے رکن ہیں اور جن کا فرض تھا کہ وہ ان مقررہ اور منظور شدہ قواعد کے مطابق آئندہ خلیفہ کے متعلق سوچ بچار اور دعا کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور انہوں نے اپنے اس اجلاس میں (جس کی کارروائی کا بہت سا حصہ بوجہ مختلف جذبات کے میرے کانوں میں نہیں پڑ سکا) یہ بارِ گرانِ خلافت میرے ان کمزور کندھوں پر رکھ دیا ہے۔ اس لئے اب اس غرض کی تکمیل کے لئے جو کل شام سے شروع ہو چکا ہے۔ میں اپنے احمدی بھائیوں سے تجدید بیعت کراؤں گا میں الفاظِ بیعت دہراتا جاؤں گا میرے پیچھے آپ بھی دہراتے جائیں۔ آپ ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں۔ ایک دوسرے کو دھکا نہ دیں اور اپنی توجہ کو اپنے رب کی طرف مرکوز رکھیں اور اسی سے مدد چاہیں کہ وہ آپ سب کو اپنا یہ عہد بیعت نبھانے کی توفیق بخشے اور ان منافقوں کی طرح آپ کو نہ بنائے جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ وہ پیٹھ دکھا کر میدانِ جنگ سے بھاگ جاتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کی جنگوں میں خواہ وہ کسی ہی نوعیت کی کیوں نہ ہوں اپنی پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کانوا عاہدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار (احزاب ۱۶) اب پہلے بیعت ہوگی اس کے بعد میں چند الفاظ میں اپنے بھائیوں سے خطاب کروں گا۔"

(اس کے بعد بیعت ہوئی اور پھر دعا کی گئی جس میں گریہ وزاری اور آہ و بکا کا عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا)

حضور کا روح پرور خطاب

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"آپ سب دوست جانتے ہیں کہ کل صبح سویرے دو بج کر بیس منٹ پر ہمارے پیارے امام اور مطاع کا وصال ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کے مطابق جو آپ نے اپنے موعود بیٹے مصلح موعود کے لئے کی تھیں۔ آپ کا وجود جن برکات کا حامل تھا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں جماعت کے جس فردِ بشر سے بھی آپ بات کریں اُسے بے شمار احسان یاد کرتے پائیں گے۔ جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقتاً فوقتاً اس پر کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کے دلوں میں آپ کے لئے بے انتہا محبت اور روحانی تعلق پیدا کیا ہوا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اپنے محبوب سے جا ملے اور کچھ عرصہ یعنی چند منٹوں کے لئے یہ جماعت بظاہر لاوارث رہ گئی (آہ وزاری کی آوازیں بلند ہوئیں اور کچھ لمحوں کے لئے آپ بھی رک گئے) پھر فرمایا:۔

"یہ وقت الٰہی جماعتوں کے لئے بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ گویا ایک قسم کی قیامت بپا ہو جاتی ہے ایسے وقت میں جہاں اپنے گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں وہاں اغیار بُرائی کی امید لئے جماعت کو تک رہے ہوتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ شاید یہ وقت اس الٰہی جماعت کے انتشار یا اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہونے یا اس کے اتحاد اس کے اتفاق اور اس کی باہمی محبت میں رخنہ پڑنے کا ہو۔ لیکن جو سلسلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کیا جاتا ہے۔ وہ ایسے نازک دوروں میں اپنی موت کا پیغام نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی کا پیغام لے کر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا اور وہ اس کو طاقتور اور جوان رکھنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ ہمارا پیارا مولا ہر شئے پر قادر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف ہی اُٹھنی چاہیے۔ بندہ بڑا ہو یا چھوٹا آخر بندہ ہی ہے۔ تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے۔

یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور ایک دوسرے بندہ کو جو دنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نااہل ہوتا ہے۔ کہتا ہے کہ اٹھ اور میرا کام سنبھال اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے ہاں میری طرف دیکھ کہ میں تمام طاقتوں کا مالک ہوں۔ میرے [illegible] امید رکھ اور مجھ پر ہی توکل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں۔ میں وہ ہوں جس نے تیرے آقا کو ایک ہی رات میں چالیس ہزار کے قریب [illegible]

مصادر سکھا دیئے تھے اور میری طاقتوں میں کوئی کمی آئی تھی۔ میں وہ ہوں جس نے نہایت نازک حالت میں سے اسلام کو اُٹھایا تھا۔ اور جب انسان نے اپنی تلوار سے اسے مٹانا چاہا تو میں اس تلوار اور اسلام کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس وقت دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں لیکن دنیا کی کوئی طاقت خواہ کتنی ہی بڑی تھی اسلام کو نہ مٹا سکی۔

ہمارا رب کہتا ہے کہ آج پھر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا۔ اور اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا۔ اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا۔

ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں۔ ہماری نظر تو اس ہاتھ پر ہے۔ جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا نظر آتا ہے ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں کیونکہ ہمارا توکل تو اس طاقت پر ہے کہ جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔ اور اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کل شام کو اس مجلس انتخاب نے خاکسار کو منتخب کیا ہے اور خدا شاہد ہے کہ آج صبح بھی میری حالت ایسی تھی جیسے اس شخص کی ہوتی ہے جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کو یقین نہیں ہوتا کہ اس کا عزیز اس سے جدا ہو چکا ہے۔ مجھے بھی یقین نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہوا (لوگوں کی آہ وزاری کی آوازیں) جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا۔ اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا۔ میں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو۔ مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا۔ اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عاید ہوتی ہیں اور کچھ ذمہ داریاں آپ پر۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے جہاں تک اس نے مجھے توفیق عطا کی ہے۔ جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے۔ آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ میں ہر لحظہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور پھر اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا۔ اور میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات و دن اپنی دعاؤں سے اپنے اچھے مشوروں سے اپنی ہمدردیوں سے اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے (نعرہ ہائے تکبیر) آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور۔ لیکن

ایک دن آئے گا کہ

لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ ہر طرف سرگرداں نظر آنے والا۔ مال سے محروم وسائل سے محروم دنیا کی عزتوں سے محروم ہر طرف سے دھتکارا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ اور پھر ان کے دل سے علم کا بھی نیکی و تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غمخواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے اسی طرح جس طرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔

دنیا انشاء اللہ تعالیٰ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔ ہر ایک نے دنیا سے بہرحال چلے جانا ہے۔ آج ہم یہاں ہیں کل کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہوں گے ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم یہاں ہوں کسی اور دنیا میں خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ایسے وجود بخشتا رہے جو پورے رنگ میں اس کے ساتھ بھرپور توکل کے ساتھ بکثرت دعاؤں کے ساتھ اور پورے انابت الی اللہ کے ساتھ دین کے غلبہ کے لئے اور اس سلسلہ کے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہنے والے ہوں۔ اور یہ ذلیل سمجھے جانے والا گروہ خدا کی نگاہ میں ہمیشہ عزت پانے والا گروہ رہے۔ جب ایسا ہو جائے گا تو پھر دنیا کی کوئی نظر ہمیں ذلیل نہیں کر سکتی۔ اور یہ کمزور سمجھا جانے والا گروہ خدائے عزوجل کے نزدیک جو کامل طاقت والا ہے۔

طاقتور گروہ قرار دیا جائے گا تا پھر دنیا کی طاقتیں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں

خدا کرے کہ ہمارا خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو

خدا کرے کہ اس کی نصرت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔

خدا کرے کہ ہمارے کمزور طاقتوروں پر ہمیشہ بھاری رہیں۔

خدا کرے کہ ہمارے جاہل جب اچھے پڑھے لکھے لوگوں کے مقابل پر آئیں تو انہیں شرمندہ کرنے والے ہوں۔

خدا کرے کہ ہمارے وجود میں خدا کا جلوہ دنیا کو نظر آنے لگے۔

خدا کرے کہ ہمارے چہروں سے اسلام کا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی جھلک دنیا کو دکھلائی دے۔

خدا کرے کہ ہماری زندگی میں ہی اسلام کا غلبہ دنیا میں قائم ہو جائے۔ اللّٰھم آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔

(یہ خطاب ختم ہونے پر نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اُٹھی۔ اور آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے)

(الفضل ۱۲/۲۵ ۴)

ولادت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱/۲۲ بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام داؤد احمد تجویز فرمایا ہے۔ اس بچہ کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمود احمد عارف درویش قادیان

ایک پیام ——— ہم سب کے نام

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ

"سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا یہ پیغام ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مسجد مبارک میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احباب کو پڑھ کر سنایا۔ اور یہ انتخاب خلافت ثالثہ کے انتخاب سے قبل کا ہے۔ (ادارہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہمارا محبوب آقا جو رحمت کا نشان تھا رحمت بن کر آیا رحمت بن کر رہا اور عالم کے گوشہ گوشہ میں جس کے دورانِ خلافت میں اس کوشش سے رحمۃ للعالمین کا جھنڈا گاڑا گیا اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ وہ مصلح موعود خلیفہ ہم سے جدا ہو کر اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سرخرو ہو کر حاضر ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے دل غم سے بھر گئے ہیں۔ یہ جدائی برداشت سے باہر نظر آتی ہے۔ مگر یہ نازک وقت سونے سے بڑھ کر دعاؤں کا وقت ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ تیسرا زلزلہ ہے جو بوجہ کثرت جماعت اور قلت صحابہ کے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ دیکھا اور صحبت اٹھائی تھی بہت بڑا ہے۔ کیونکہ جب زمانہ گزرتا ہے الٰہی سلسلہ پھیل جاتا ہے۔ تو بعض کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت تو ہر وقت جیسے ناصح خلیفہ کی لمبی علالت بھی بعض غفلتوں اور کمزوریوں کو ہمارے طبائع میں پیدا کرنے کی وجہ بن رہی۔

اس وقت جبکہ آپ سب کے دل دردمند ہیں اور ایک اہم فیصلہ کا وقت ہے ہم سب کو اپنا دکھ بھول کر دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے اور صدق دل سے اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیکر سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے قلوب کو صاف کریں گے۔ اور نیک نمونہ احمدیت کا بننے میں کوشاں رہیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش حضرت خلیفہ اول کی تمنا اور اس ہمارے تازہ زخم جدائی دے جانے والے موعود خلیفہ کی تڑپ تھی۔ پس دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم کو پاک کرے۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔ ہم فضول سے بچیں۔ صادق ہوں اور صادقوں کے ساتھ رہیں۔ خلافت سے وابستہ رہیں۔ ہمیں خدائے کریم و رحیم ایسا بننے سے بچائے کہ ہم شماتتِ اعداء کا موجب بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انذاری الہام ہے انی مھین من اراد اھانتک دریدہ دہن مخالفین کے لئے اس کا بڑی شان سے پورا ہونا آپ سب کے علم میں ہے اور بعض افراد کو ذاتی تجربہ بھی ہے کہ جو حد سے بڑھا اور آپ کی اہانت کی وہ ذلیل ہوا .... مگر آپ .... صرف یہ سوچ کر مطمئن نہ ہوں کہ یہ دشمنانِ اسلام و احمدیت کے لئے ہی تنبیہہ ہے بلکہ ڈریں۔ اس خدائے غالب سے جس کو ہرگز پرواہ نہیں کہ وہ اہانت کرنے والا دشمن ظاہر کے لباس میں ہے یا اپنا ہونے کا دعوےٰ رکھتا ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ تقویٰ کی راہوں سے دور جا پڑے۔ بالفاظ دیگر وفا و اغتیار کیا یا اپنے قول و عمل سے کسی رنگ میں بھی ظاہر کر دیا کہ آپ وہ نہیں جو آپ کو ہونا چاہیئے تھا اور آپ کے دل روحانیت سے خالی ہو رہے ہیں۔ آپ کی زبانیں بے لگام ہو رہی ہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور کا پرتو آپ پر نمایاں پڑا ہوا نظر نہیں آ رہا اور زمانہ دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ لوگ تو وہی نام کے مسلمان نظر آتے ہیں جس خصوصیت کا دعوےٰ تھا وہ کہاں ہے تو آپ یاد رکھیں کہ اس فیل میں آ جائیں گے اور اپنے آقا کی اہانت کرنے والے ٹھہریں گے۔ اور اگر ایسا ہوا اور خدا نہ کرے کہ ہو تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہو گا۔ کہیں کے نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعاؤں سے نصرت طلب کرنے کی توفیق بخشے اور نیک ارادوں میں استقامت عطا فرمائے۔

اس وقت ایک بڑی چوٹ آپ کو لگی ہے آپ کے دل درد سے بھرے ہوئے اور نرم ہیں اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور تڑپ تڑپ کر اپنے مولا کو پکاریں وہی ہمارا حافظ و ناصر ہو جائے۔ ہماری کمزوریوں کو معاف فرمائے۔ ہمارے گناہوں پر ہمارا استغفار دیکھتا ہے خدا ستاری کی چادر ڈال دے۔ اور بخشش سے نوازے۔ اے ہمارے ازلی ابدی خدا بگڑیاں بنا کر آ۔ اور ہماری خاص نصرت فرما۔ اپنا دستِ رحمت پھر ہماری جانب بڑھا۔ اور ہم کو اسے مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق بخش!!

ہمیں وہ نمونہ بنا جو ہمارے سردار ہمارے آقا چاہتے تھے۔ نیکی اور تقویٰ کے بیج ہمارے دلوں اور گھروں میں ڈال دے اور ہم کو بداخلاقیوں سے پاک فرما۔ اے ہمارے قادر و قدیر و مقتدر خدا قریب و مجیب خدا سمیع و بصیر خدا ہماری دعاؤں کو سن اور ہم کو غلط قدم اٹھانے سے بچا لینا یہ نازک وقت ہم پر آیا ہے دستگیری فرما۔ رہنمائی فرما۔ اور ہم کو مبارک فیصلہ کی توفیق بخش تو ہی بہتر جاننے والا ہے۔ ربنا اھدنا الصراط المستقیم۔ ربنا انا نعوذبک من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء یا اللہ مدد فرما۔ آمین۔

"مبارکہ"

وہ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے

(حضرت سیدہ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے قلم سے)

جو اس نے عطا کی تھی وہ نعمت اسے پہنچی
رو با کئے ہم اس کی امانت اسے پہنچی

دنیوی محبت، جسمانی تعلقات کے میل کی محبت، اغراضِ مشترکہ کی محبت سب فانی ہیں بجز ایک محبت کے جو خدا سے باقی و لم یزل و لایزال سے کی جائے۔ اور اس میں بھی وہ خاص الخاص محبت جس کے لئے خود خدا تعالےٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب فرما کر اپنے لئے چن لیتا ہے وہ سب سے بڑھ کر پائیدار اور اس کی رحمتوں کی جاذب بن جاتی ہے۔ وہی محبتِ الٰہی ہمارے پیارے، ہمارے خلیفہ مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ودیعت فرمائی گئی تھی۔ انہوں نے اپنے مالک، اپنے خالق کے عشق میں، اس کے محبوب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق، اس محبوب کے عاشقِ صادق مسیح موعود علیہ السلام کے عشق اور ان کے دین کے لئے تڑپ میں اپنے وجود کو فنا فی اللہ کر دیا۔ ان کی مخلوق سے بھی بہت محبت کی مگر محض للہ۔ تو خدا ئے کریم ان کی جانب جھک آیا اور ان کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ خدا تعالےٰ جس کو اپنی محبت کی کشش سے کھینچ لیتا ہے مخلوق خود بخود اس کی جانب کھنچی چلی آتی ہے یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ سعید رُوحوں میں اپنے آقا، اس مبارک وجود کی محبت اور تعلق اس قدر شدت سے پیدا ہوا کہ آج ایک ایک فردِ جماعت اُن کی جُدائی سے تڑپ اُٹھا ہے، بیقرار ہے، اشکبار ہے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے جب تک ان کے کام پورے ہوتے ہوئے اس دنیا میں رکھا اور آخر وہ وقت آ گیا کہ وہ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھائے جائیں اور وہ محبوبِ کریم خدا اپنی آغوشِ رحمت میں اُٹھا کر لے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم روتے ہیں وہ خوش ہیں۔ وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ ہم یہاں تڑپتے رہ گئے۔ اب ان کی محبت، ان کی خدمات، ان کے احسانوں کا بدلہ یہی ہے کہ ہم آپ سب ان کے درجات کے بلند تر ہونے کی دعاؤں میں تا زیست لگے رہیں اور نیکی و تقویٰ اور خدمات دینی میں صدقِ نیت سے ترقی کریں۔ ہر قدم آگے بڑھے اور بڑھ کر کبھی پیچھے نہ ہٹے تاکہ بعد مُردن اور روزِ محشر ہم ان کے اور اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روبرو جن کی دعاؤں کا وہ ثمرہ تھے اور سب سے بڑھ کر اپنے محبوب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جن کی روحِ اقدس کی اسلام کی زبوں حالی کے لئے تڑپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے درمیان مبعوث فرما کر احسان فرمایا سرخرو ہو کر حاضر ہوں۔ اے محسن خدا! ہمارے رحمان و رحیم خدا ہم کو توفیق بخش۔ آمین۔

(۲)

پھر خدا تعالیٰ ہمیشہ ہماری دستگیری کے لئے آگے بڑھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس مرحوم وجود مبارک کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ہماری کمر ٹوٹوں کے با وجود گرتے ہوؤں کو تھام لیا، زخمی دلوں پر رحمت کے دستِ کرم سے مرہم لگا دیا۔ اور ہم کو ایک مبارک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اسی کے لختِ جگر کی صورت میں گویا ان کو ہمیں واپس بخش دیا۔ الحمد للہ رب العلمین۔

ہم سب کو دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ اپنے مولا کے احسانِ عظیم کی یاد تازہ رکھنے کو اور اسلام کی نصرتِ مزید کے حصول کے لئے کہ یہ تیسرا ظہور قدرتِ ثانیہ کا بہت بہت مبارک ثابت ہو۔ اور اس عہد کو خدا ئے کریم بہت بابرکت بنا دے۔ اس سایۂ رحمت کو بہت وسیع کر دے۔ احمدیت ترقی کرے۔

ہم وہ بن جائیں جو ہم کو بننا چاہیئے۔ تمام عالم کے لئے ہم نیک نمونہ ہوں اور وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور جس کے لئے ہمارے مرحوم محبوب خلیفہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بھر اپنی جان کی بازی لگا کر اپنی تمام طاقتیں صرف کر دیں۔ اسلام کا جھنڈا بلند ہو۔ توحید کا ڈنکا تمام عالم میں گونج اُٹھے۔

اَے ہمارے خدا! ایسا ہی کر، ہم تیرے دامنِ کرم سے وابستہ رہیں۔ اور تُو ہم کو کبھی نہ چھوڑ، ہم کو اپنا بنا لے۔ آمین ؎

مُبارکہ

(منقول از رسالہ الفرقان ربوہ بابت دسمبر ۶۵ء)

"کچھ جماعتی خبریں"

- مسٹر عبد القادر صاحب سوکیہ صاحب (جو پچھلے دنوں پاسپورٹ پر قادیان تشریف لائے تھے) ۲ر دسمبر ۶۵ء کو ربوہ پہنچ گئے تھے۔ بہت سے احباب نے سٹیشن پر استقبال کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اس جگہ موجود تھے۔!!
- مورخہ ۲ر دسمبر ۶۵ء کو نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ارشاد والے اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ بھی آپؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے دل کو نورِ یقین سے پُر کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ حضور علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والے شمار ہو سکیں جس کا اظہار حضورؑ نے اس شعر میں فرمایا ہے ؎

  چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نورِ دیں بودے
  ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

- ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نیروبی (افریقہ) میں مورخہ ۲۸ر نومبر ۶۵ء کو بروز اتوار ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نیروبی کے احمدیہ قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ قادیان میں محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے مرحوم کا جنازہ غائب بعد نماز جمعہ مورخہ ۳۱ر دسمبر کو پڑھایا۔

درخواست دعا محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو پتہ کی درد کی تکلیف چل رہی ہے۔ کبھی آرام آ جاتا ہے اور کبھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ آرام کے بعد ضعف بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کیلئے دردِ دل سے درخواست دعا کی ہے۔ "خاکسار پھر ایکبار نہایت عاجزی سے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کرنے والے تمام مخلصین سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ محمودہ بیگم کی کامل و عاجل صحتیابی اور لمبی نیک زندگی کیلئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ ہمارا قادر و توانا خدا مجھ پر میری شریک حیات پر اپنا خاص فضل فرمائے اور ان کو جلد سے جلد کامل شفا عطا فرما کر خاکسار کی پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔ آمین۔
آپ کا مخلص بھائی مرزا منصور احمد"

اعلان دعا مکرم مولوی محسن خاں صاحب مبلغ کرڈالی۔ اڑیسہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک ہندو دوست جنکا نام آکا منوچرن جینا ہے سخت بیمار ہیں۔ کافی علاج کرانے کے باوجود فائدہ نہیں ہوا۔ وہ اب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ لہذا درخواست ہے کہ احباب کرام انکی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہو۔ اور اسلام و احمدیت کے قبول کی توفیق میسر آئے۔ آمین
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان کا مبارک سفر اور اس کے تاثرات

از مکرم جناب ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ایم۔بی بی۔ایس حیدرآباد دکن

ایک غیر احمدی رشتہ دار کو جب یہ معلوم ہوا کہ خاکسار قادیان جا رہا ہے تو وہ تمسخرانہ انداز میں کہنے لگے کہ "آج کل بہت سے سیلیمنٹ حج ہو گئے ہیں" اور یہ کوئی نئی بات یا نیا اعتراض نہیں تھا اس قسم کے اعتراضات اکثر ہوتے رہے ہیں کہ احمدی حج نہیں کرتے اور قادیان کی زیارت ہی کو حج سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک صریح بہتان ہے کہ (نعوذ باللہ) ہم حج کے منکر ہیں۔ یہ ایسا جھوٹ ہے جس میں کوئی صداقت نہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو کتنے پیارے ہیں بے شک احمدیت سے قبل ہماری یہی حالت تھی کہ مسلمان کہلاتے ہوئے بھی ہم آپ کو بھول چکے تھے۔ دنیا بھر کی گندگی ہم میں گھل مل چکی تھی۔ اسلام سے ہم بیزار تھے۔ خدا سے ہم کٹ چکے تھے۔ ظلمت کے ماحول نے ہمیں اتنا بزدل بنا ڈالا تھا۔ کہ اسلاف کے کارنامے پڑھنے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ ایسے پُر آشوب زمانے میں جبکہ سارے مسلمان محض نام کے مسلمان تھے۔ قادیان سے ایک آواز بلند ہوئی اور پھر وہ صدائے بازگشت بن کر ساری دنیا میں گونج اٹھی۔ اور اسلام کی رگوں میں نیا خون دوڑنے لگا۔ اسلام کے پیغام کو دنیا نے ایک نئی گھن گرج سے سنا۔ اور اللہ نے جنہیں توفیق دی ان کے دل اسلام اور آنحضرت صلعم کی محبت سے پُر ہو گئے۔ یہ عظیم الشان شخصیت جس کی آواز نے ساری دنیا کو للکارا کہ اسلام کا خدا رب العالمین اور اس کا پیغمبر رحمت للعالمین ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود کی تھی۔ جن کی آخری آرامگاہ اسی قادیان میں ہے۔ خدائی احکام کے مطابق اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تربیت کے لئے حضور نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ ہم اس جلسے میں شرکت کے لئے اور مسیح محمدی کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے جائیں تو کیا یہ حج ہو گیا؟

بابرکت سفر | سولہ[17] افراد پر مشتمل ہمارا یہ قافلہ ۱۴ر دسمبر کو حیدرآباد سے محترم اعجاز حسن صاحب کے زیر امارت روانہ ہوا۔ چونکہ ہمیں جلد واپس ہونا تھا۔ اس لئے جاتے ہوئے آگرہ اور دہلی بھی دیکھنا ہمارے پروگرام میں شامل تھا سکندرآباد ریلوے اسٹیشن پر خاکسار نے گارڈ سے درخواست کی تھی کہ اگر کسی مسافر کو دوران سفر طبی امداد کی ضرورت ہو تو خاکسار کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ہمارا یہ سفر بوجوہ خصوصیت رکھتا تھا اوّل یہ کہ خلافت ثالثہ کے عہد کا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ جس میں شمولیت کی ہمیں سعادت نصیب ہو رہی تھی۔ دوم بیشتر افراد قافلہ پہلی مرتبہ قادیان جا رہے تھے۔ اور اس طرح اجناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی دعوت پر لبیک کہنے کی سعادت نصیب ہو رہی تھی۔ سوم یہ کہ اس سفر میں شیر خوار بچے بھی تھے، خواتین بھی تھیں، انصار بھی تھے اور خدام بھی۔ اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے شکر گزار تھے کہ محض اس کے فضل سے ہم سب اس خاص جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ شعر ہمارے اندر ایک عجیب وجد پیدا کر رہے تھے جبکہ حضور نے فرمایا ہے

"میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی"

اور بے اختیار زبان پر خدا کی حمد اور شکر کے کلمات آ جاتے کہ اس کے مسیح کی صداقت کا ایک ادنیٰ نشان ہم میں سے ہر وہ شخص ہے جو اس وقت قادیان کی طرف رُخ کئے ہوئے ہے۔

چند گھنٹے آگرہ میں | ۱۶ر دسمبر کی صبح کو ہم آگرہ پہنچے اور چند گھنٹوں میں ہم نے فتح پور سیکری، اکبر کا مقبرہ، قلعہ اور تاج محل دیکھا ان عمارتوں کو دیکھتے ہوئے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ زبان حال سے کہہ رہی ہوں کہ دیکھو تمہارے آباء و اجداد کیا تھے اور آج مسلمان جس حالت میں ہیں اُن پر آنسو بہاؤ۔ مسجدوں کے منبر۔ اُن کے در و دیوار سب مقام عبرت بنے ہوئے تھے۔ فتح پور سیکری میں ہم نے حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دیکھا اور دعا کی۔ ہر طرف پھول کی پتیاں بکھری پڑی تھیں اگربتیاں جل رہی تھیں، چادر تھی، غلاف تھا۔ اور مزار کے احاطے کی جالی پر سینکڑوں غلط قسم کے عقیدتمندوں نے اپنی منت کے لال دھاگے باندھ رکھے تھے۔ مجاور تھے جو ڈبے لئے کھڑے تھے کہ چندہ دیتے جاؤ اور بابا کے عرس کا ثواب کماؤ۔ بار بار دعائیں ہم کر رہے تھے کہ اللہ ان مقدس ہستیوں کی مغفرت فرمائے اور ان لوگوں کو شرک اور بدعات سے پاک کرے۔

تاج محل کی عالیشان عمارت کو دیکھتے وقت مسٹر خرد تچیف کا یہ اعتراض دماغ میں گونجنے لگا کہ ایک امیر بادشاہ نے رعایا کی محنت اور پیسہ کا بے جا تصرف کیا۔ لیکن ساتھ ہی ہمارے ٹیکسی ڈرائیور کے منہ سے نکلے ہوئے ان الفاظ میں اس اعتراض کا جواب بھی مل گیا کہ "بابو جی یہ بادشاہ تو آج نہیں رہے لیکن رعایا پر ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ یہاں سینکڑوں تانگہ والے۔ رکشا والے ٹیکسی ڈرائیور اور ہوٹل چلانے والے اپنی روزی کما لیتے ہیں اگر یہ تاج محل۔ یہ سکندرا یہ فتح پور سیکری یہاں نہ ہوتے تو آج آگرہ ویران ہوتا۔

دہلی میں چند گھنٹے | ۷ر دسمبر کو ہم دہلی پہنچے۔ یہاں ہم نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا مزار، حضرت بختیار کاکی کا مقبرہ، قطب مینار، جامع مسجد، ہمایوں کا مقبرہ اور صفدر جنگ کا اسکول دیکھا۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے مزار پر بھی دعا کا موقعہ ملا۔ یہاں بھی وہی عالم تھا جو ہم حضرت چشتی رحؒ کے مزار پر دیکھ آئے تھے، گنبد کے پھول مزار کی گنبد پر اُگائے جا رہے تھے۔ برآمدے میں ایک قوال طرح طرح کی مضحکہ خیز آوازیں نکال رہا تھا۔ افسوس کہ جنہوں نے ساری عمر خدا کی حمد و ثنا میں گذاری ہو کیا ان کی روح ایسی خرافات کو پسند کرتی ہوگی۔ وہاں کے ایک متعلم سے معلوم ہوا کہ آج وہ لوگ شب برات کی تقریب منانے والے ہیں۔

ایک عجیب واقعہ | جامع مسجد دہلی میں ایک عجیب واقعہ دیکھنے میں آیا۔ ہم ابھی مسجد دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب نمودار ہوئے اور کہا کہ آپ لوگ کون ہیں اور کہاں جائیں گے۔ ہم نے کہا کہ حیدرآبادی ہیں اور قادیان جائیں گے۔ اس پر انہوں نے ہمدردانہ لہجہ میں کہا کہ وقت فضول برباد نہ کیجئے آیئے آپ کو چند کام کی چیزیں دکھاؤں۔ ہم اُن کے ساتھ ہو لئے۔ وہ مسجد کے ایک ایسے حصے میں لے گئے جہاں جالی کا احاطہ تھا۔ اور وہ مقفل تھا۔ اُنہوں نے بڑی عقیدت سے دہلیز کو بوسہ دیا اور پھر کچھ پڑھنے لگے اور پھر دروازے پر اپنی آنکھیں پھیریں۔ اور ہماری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھو۔ ابھی ہم کچھ سوچ رہے تھے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر سے کوئی چیز نکالی جس پر غلاف تھا۔ انہوں نے پھر ایک مرتبہ غلاف سے بوس و کنار کیا۔ اور پھر کچھ پڑھنے کے بعد غلاف اُٹھایا۔ ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تختہ تھا جس پر ایک سفید پتھر رکھا ہوا تھا اور وہ بیچ میں سے تڑک گیا تھا۔ اور اس پر ایک انسانی پیر کا نشان تھا۔ انہوں نے اپنے سابقہ عمل کو پھر دہرایا۔ اور ہمیں بھی حکم دیا کہ ہم بھی ان کی تقلید کریں۔ شرک اور بت پرستی کے اس عجیب منظر سے ہماری طبیعت گھبرا رہی تھی۔ ہم آخر پوچھ ہی بیٹھے کہ آپ کا یہ کیا عمل ہے اور یہ کیا چیز ہے۔ اس پر وہ بڑی عقیدت سے کہنے لگے کہ یہ قدم رسول ہے اور اس کو تیمور بادشاہ ہندوستان لایا تھا۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ ہم نہ ہی نذرانہ دیتے ہیں اور نہ ہی اس پتھر کو بوسہ تو یکدم آپے سے باہر ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ لوگ کیسے مسلمان ہیں۔ آپ لوگ شک کرتے ہیں احترام نہیں کرتے اور آپ لوگ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ دوسرے اور بھی مقدس چیزیں آپ کو دکھاؤں۔ اس نے جھٹ سے اس تختہ کو اندر رکھا اور کہنے لگا آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ وہاں سے ہم لال قلعہ گئے اور نماز ظہر و عصر وہیں پڑھی۔

ایک آزمائش | ۸ر دسمبر کی رات ہم دہلی سے امرتسر روانہ ہوئے برتھیں ہماری محفوظ تھیں، نماز پڑھنے کے بعد تھکان کی وجہ سے ہم جلد ہی سو گئے۔ ہمارے ڈبے میں چند اور مسافر بھی سفر کر رہے تھے۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد جب خاکسار نے کپڑے تبدیل کرنے چاہے تو دیکھا کہ بکس غائب ہے پورا ڈبہ چھان مارا لیکن نہ ملنا تھا نہ ملا۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ تمام کپڑے سوائے ایک جوڑے کے جو جسم پر تھا چوری ہو چکے تھے۔ ساتھ ہی دعا کی کہ اللہ خاکسار کو استقامت دے اور اس آزمائش میں پورا اُتارے۔ اور اس مشیت الٰہی پر راضی برضا ہونے کی توفیق دے۔ اور دل میں بار بار یہ خیال آتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ان کپڑوں میں تکبر و نخوت کی جھلک رہی ہو جنہیں اللہ تعالیٰ اس خالص سفر کے لئے پسند نہیں فرماتا۔ بہرحال خاکسار نے کچھ کپڑے امرتسر سے خرید لئے اور پھر سفر میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ اور ہم ۹ر دسمبر کو قادیان پہنچے۔ راستے میں ہمارے قافلہ کو دیکھ کر ہمارے ایک سکھ ہمسفر نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کہاں سے آ رہے ہیں اور کہاں جائیں گے تو ہم نے کہا کہ حیدرآباد سے آ رہے ہیں اور قادیان جانا ہے تو وہ بڑی عقیدتمندی سے کہنے لگا کہ "آپ جلسے پر جا رہے ہیں" "دیکھیا جب تک یہاں مرزا صاحب تھے ہزاروں لوگ آتے تھے۔ اسپیشل گاڑیاں چلا کرتی تھیں لیکن آج کل وہ بات نہیں۔ اس نے اور بھی کئی باتیں کیں۔ جن کو بخوف طوالت چھوڑتا ہوں۔

سرزمین قادیان | جب ہم قادیان پہنچے اس وقت شام کے آٹھ بج رہے تھے۔ چاندنی رات تھی آنکھیں منارۃ المسیح کو دیکھنے کے لئے بے چین تھیں اور پھر حدیث نبوی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا ...

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اس منارہ کا اب یہاں بنانا آنحضرت صلعم کی اس حدیث کو ظاہری طور پر پورا کرتا ہے جس میں فرمایا کہ مسیح منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا۔ افسوس کہ بڑی وجہ میں ہمارا یہ دروازہ جہاں کہ حضرت مسیح موعود بیٹھا کرتے تھے، بند ہو جاتا ہے۔ کئی احباب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور سب نے خاکسار کے بکس گم ہو جانے پر بے حد ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ ان احباب کے خلوص اور محبت میں وہ گرمی تھی کہ ظاہری سردی کا فور ہوگئی۔

اسی رات آٹھ بجے مسجد اقصےٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر "ہستی باری تعالےٰ" ساٹیپ ریکارڈ سے سنایا گیا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے لوگ جلسے میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ مالابار، بنگلور، میسور، حیدرآباد، مدراس، بمبئی، کلکتہ، یادگیر، یوپی، کشمیر اور دیگر کئی مقامات سے احباب تشریف لائے تھے اور بے اختیار حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر یاد آرہا تھا۔

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

بہشتی مقبرہ

دوران سفر میں ہم نے چند اولیاء اللہ کے مزار دیکھے تھے جو پھول، اگربتیوں، چادروں، غلافوں اور مرادیں مانگنے والوں کے لال دھاگوں سے ڈھکے تھے اور ساتھ ہی مجاور قوال اور چندہ مانگنے والے پاکٹ بھی دیکھے تھے اور آنکھیں ان باتوں کی گویا عادی ہوگئی تھیں جب ہم بہشتی مقبرہ میں داخل ہوئے تو بڑے گیٹ سے روش کی دونوں جانب ایک خوشنما باغ نظر آیا جو ایک فوارے کے قریب ختم ہوتا ہے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر گئے تو تعجب ہوا کہ نہ تو یہاں سنگ مرمر کی جالیاں ہیں۔ نہ مزار پہ پھول نہ چادر، نہ غلاف، نہ مجاوروں کی وہ ریل پیل، نہ کوئی قوال نہ ہی صندل اور عرس کے لئے چندے کی درخواست۔ حضور کے مزار پر ایک تختی تھی اور بقیہ مزار کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ آپ کے پہلو میں جانب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مزار بھی ویسی ہی سادہ حالت میں ہے جیسے آپ کے محبوب کی۔ جتنے بھی احباب تھے وہ سب ایک لمبی و پُرسوز دعا میں مشغول ہوگئے دعا کے ختم ہونے پر ہم نے باقی مزار بھی دیکھے۔ حضرت مسیح موعود کے مزار کے کچھ فاصلے پر ان شہداء کابل کے یادگار کتبے ہیں جنہوں نے اپنی محبت، اخلاص، ایمان اور استقلال کا وہ عظیم نمونہ پیش کیا جنہیں دنیا نے اسلام صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے خلفاء کے زمانے میں دیکھتی ہے ان شہداء کے کتبے گواہ ہیں کہ یہ سلسلہ الٰہی سلسلہ ہے۔ ان صحابہ کو سنگسار کیا گیا، کس پاداش میں؟ محض اسلئے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ کا فرستادہ مان کران کی بیعت کر چکے تھے۔ یہ وہ سرفروش تھے جنہوں نے دین کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہو گئے۔ ایک اور شہید کا مزار بھی نظر آیا۔ جنہوں نے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں احمدی خواتین کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے سینہ پہ گولیاں کھائیں اور اپنی قربانی دیکر سچا خادم دین ہونے کا تا قیامت ثبوت فراہم کیا۔ ان بزرگوں کے مزاروں نے ہمارے لئے ایک نیا پیغام حیات پیش کیا۔ بہشتی مقبرے میں ہم نے نہایت ہی سادہ حالت میں اس متبرک مقام کو بھی دیکھا جہاں قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ساری جماعت نے متفقہ طور پر سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بطور خلیفۃ المسیح منتخب کرکے بیعت کی۔ جب ہم مقبرے سے لوٹ رہے تھے تو ہمیں ایک روحانی سکون حاصل تھا۔ اور دل میں یہی خیال جاگزیں تھا وہ موت جو دین کی راہ میں ہو زندگی سے کہیں زیادہ حسین ہے

ہمارے مشاغل

۱۰ر دسمبر کو مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ابھی جلسہ شروع ہونے میں ایک دن باقی تھا احباب مقامات مقدسہ کی سیر کے لئے گئے تھے اس بار جلسے میں شرکت کے لئے چار ڈاکٹرز بھی آئے تھے۔ اور حضرت محترم صاحبزادہ صاحب نے اس بات کی خواہش کی تھی کہ مقامی احمدیہ شفاخانہ میں ہم لوگ ساڑھے تین تا پانچ بجے مریضوں کا معائنہ کریں۔ ان کے علاوہ جلسے میں آئے ہوئے کئی احباب بھی نزلے بخار سے متاثر ہوئے تھے اور ان سب احباب کی خدمت کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کا آغاز

۱۱ر دسمبر کی صبح نماز دن سے فراغت کے بعد ہم بہشتی مقبرہ گئے اور ناشتہ کے بعد جلسہ میں شمولیت کی تیاری کرنے لگے۔ لوائے احمدیت کے بلند ہونے پر ساڑھے دس بجے سے جلسہ شروع ہوا۔ مسلمانوں کے علاوہ اس جلسے میں بہت سے سکھ بھائی بھی دیکھے گئے جو بڑے غور سے جلسے کی کارروائی سن رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو نیک توفیق دے۔ دو بجے دعا پر صبح کا اجلاس ختم ہوا۔ ڈھائی بجے نماز ظہر و عصر اور چھ بجے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھی گئی۔ ۸ بجے شب پہلے دن کا دوسرا اجلاس شروع ہوا اور دس بجے شب دوسرا اجلاس برخواست ہوا۔ اسی طرح ۱۲ر دسمبر کو جلسہ بخوبی ختم ہوا۔ ۱۳ر دسمبر کو جلسہ کا آخری دن تھا۔ اس دن خاکسار کو بھی لوائے احمدیت کے پہرے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام کا اجلاس ۸ بجے شب ہوا۔ اس اجلاس کی اہم تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب کی تھی۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال کے واقعات سنائے۔ احباب خاموش تھے لیکن ان کے دل رو رہے تھے۔ خود فاضل مقرر کے چہرے اور آواز سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ بے انتہاء صبر اور تحمل کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اگر کبھی ان کی آواز دب جاتی تو مسجد اقصےٰ کے در و دیوار آہ و بکا سے کانپ اٹھتے لیکن وہ ضبط و سکون کی مجسم تصویر تھے آپ کی تقریر ختم ہونے پر ایک پُر سوز طویل دعا ہوئی۔ اور جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس ختم ہوا۔ اس جلسہ کی تقاریر اور نظموں کی رپورٹ لکھنا یا الفاظ پر کوئی تبصرہ مقصود نہیں لیکن ایک حقیقت ہے کہ جس قدر بھی تقریریں ہم نے سنیں وہ ایمان پرور اور اسلامی تعلیمات سے پُر تھیں۔ ان تقاریر میں اُن اعتراضات اور شبہات کا ازالہ بھی تھا۔ جو آئے دن غیر ہم پر کرتے رہتے ہیں۔

طرز زندگی

قادیان میں ہم نے ایک خالص اسلامی نظام دیکھا جیسے آج تک ہم کتابوں میں ہی پڑھتے آئے تھے۔ سادہ معاشرت اور صبر بے انتہا اخلاص اس بستی کا طرۂ امتیاز ہے۔ مقامی احباب ہم سے بے حد خلوص سے ملتے، بیماری کیفیت و خیریت دریافت کرنے کے بعد اپنی خدمات پیش کرتے۔ نہ ہیں کہیں بھی تکبر نظر آیا نہ کہیں رعونت۔ انتہائی سادگی میں بھی یہ لوگ دل کے تونگر نکلے۔ ایک واقعہ ہے جس سے میں حد متاثر ہوا۔ صبح کا وقت تھا۔ لنگر خانے کے قریب ایک چھوٹی لڑکی اور ایک لڑکا نظر آئے۔ ان کے ہاتھ میں کچھ تھا۔ لڑکی آگے بڑھی اور مجھ سے کہنے لگی "یہ بلیڈ آپ کی ہے"۔ میں نے کہا "نہیں بی بی یہ کسی اور کی ہے"۔ دونوں بچے خدا حافظ کہہ کے آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی ہی دور جلسہ کے منتظم کھڑے تھے۔ بچے نے بلیڈ ان کے پاس جمع کروا دیا۔ اور خود ہنستے ہوئے لوٹ آیا سبحان اللہ۔ کیا ایسے اخلاق چھوٹوں کی نسل میں پائے جاسکتے ہیں؟

چھوٹے چھوٹے بچے ہمارے کمروں میں آتے اور خیر بیت دریافت کرتے اور اپنی خدمات پیش کرتے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بیت الدعاء

مسجد مبارک سے ملحق یہ وہ مبارک مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے دعائیں فرماتے اور جن کی قبولیت معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔ خاکسار کو بھی دو مرتبہ بیت الدعا میں جانے اور وہاں دعا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس بابرکت مقام پر دعائیں کرنے میں جو لذت آتی ہے وہ دعا کرنے والا ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں قبول فرمائے۔ آمین۔

واپسی

۱۵ر دسمبر کی صبح کو ہم قادیان سے رخصت ہوئے۔ جتنے دن بھی قادیان میں رہے نہ گھر کی یاد آئی اور نہ کوئی پریشانی لاحق ہوئی۔ سچ ہے کہ ایک پریشان حال اور متفکر دماغ کو یہاں پہنچ کر بے حد سکون ملتا ہے۔ اور دل ہر طرح سے مطمئن۔ جہاں خانے کے دروازے پہ ہمیں رخصت کرنے حضرت صاحبزادہ صاحب کھڑے تھے۔ آپ سے مصافحہ کرکے رخصت ہوئے۔ خاکسار کو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے نہایت درجہ مشفق و مہربان باپ سے رخصت ہو رہا ہے۔

قادیان کے ریلوے اسٹیشن پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان ہمیں رخصت کرنے آئے تھے اجتماعی دعا ہوئی۔ اور پُر نعرۂ تکبیر سے اسٹیشن کی فضا گونج اٹھی۔ اور ٹرین رخصت ہوگئی قادیان سے ایک فاصلہ چلنے پر ہمیں منارۃ المسیح آخری مرتبہ نظر آیا۔ اور ہم نے دعا کی کہ اللہ تو اس نشان کو تا قیامت برکتوں کا موجب بنا۔ دوران سفر کلام محمود، سیر روحانی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے تبلیغی واقعات زیر مطالعہ رہے۔ اور اٹھارہ دسمبر کی صبح کو ہم سب بفضل تعالےٰ خیروعافیت سے حیدرآباد پہونچے۔

اللہ تعالےٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ قادیان میں بسنے والوں کا محافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں بھی اس امر کی توفیق دے کہ جو بھی پاک تبدیلیاں ہم میں ہوئی ہیں ان میں اور اضافہ ہو اور یہ بھی کہ ہم بار بار قادیان کی زیارت کرسکیں۔ آمین اللّٰھم آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار سید حسن رضوی

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب جو محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم یادگیر کے داماد ہیں کی شادی پر کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ ابھی تک اولاد نہیں ہوئی۔ ان کے ہاں اولاد نرینہ ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار شفیق احمد گجراتی درویش

الٰہی بشارات کی روشنی میں صداقتِ احمدیت

تقریر جلسہ سالانہ قادیان بابت ۱۹۶۵ء

(۲)

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی

داغِ ہجرت

اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔

کہ ایک وقت میری جماعت پر ایسا بھی آئے گا کہ اس کو ایک دھکا لگے گا اور اسے اپنے مرکز قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ " داغِ ہجرت " حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور الہام ہے۔

(ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۷۶۹)

قادیان کے ساتھ احمدیوں کو جو وابستگی تھی اور ہے اس کی بناء پر یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ کسی وقت ملکی حالات کی بناء پر جماعت کے کثیر حصہ کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ بتا چکے تھے کہ جماعت کے لئے یہ بھی ایک ابتلاء ہے جس میں سے اسے گذرنا پڑے گا۔ چنانچہ آپ اپنے الہام مصالح العرب و مسیر العرب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"۔ آج کے الہام مسیر العرب کا ذکر تھا

" اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ " عرب میں چلنا " شاید یہ مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵ - ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے۔ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رویاء نبی کے اپنے زمانے میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر اور کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے

(تذکرہ صفحہ ۵۵۹ نیا ایڈیشن)

حضور کی تحریر کردہ تفصیل سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ قادیان سے ہجرت خلافت ثانیہ میں مقدر تھی۔

ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کو بذریعہ رؤیا وضاحت سے بتایا گیا کہ قادیان احمدیوں ۔۔ گی

ہجرت کے بعد باقیماندہ لوگ افسردہ ہوں گے مگر ان کی افسردگی دور ہو گی کیونکہ قادیان کے لئے ایک بھاری مستقبل مقدر ہے کون نہیں جانتا کہ ۱۹۴۷ء میں یہ واقعہ جب رونما ہوا تو ہر دل افسردہ تھا۔ خود قادیان ہندوستان کی دیگر جماعتوں سے بالکل کٹ ہوا تھا۔ لیکن حالات بحال ہونے پر کی افسردگی دو طرح سے دور ہوئی۔

اوّل قادیان کے تعلقات ہندوستان کی دیگر جماعتوں کے ساتھ قائم ہونے شروع ہوئے اور ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ کے انتظام کے ساتھ جب ہندوستان کے احباب قادیان پہنچے تو درویشوں کی افسردگی دور ہوئی۔ اور اسکے بعد آہستہ آہستہ قادیان نے ایک فعال مرکز کی حیثیت سے کام شروع کیا اور ہندوستان میں وسیع پیمانہ پر اشاعتِ اسلام کا کام جاری ہوا۔ اور اس طرح خدا کا نور ہندوستان کے کناروں تک پہنچنا شروع ہوا۔

دوم۔ درویشوں کی افسردگی یہاں کے غیر مسلم احباب کے ساتھ تعلقات بڑھنے پر دور ہوئی۔ یہاں کی غیر مسلم اکثریت نے ہمارے ان بھائیوں کے ساتھ نہایت محبت اور فیاضی کا برتاؤ کیا۔ اور یہ سب آپس میں شیر و شکر ہو کر رہنے لگے۔ اس میں کیا شک ہے کہ آج وقت بھی قادیان کی بستی ہندو مسلم اتحاد کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اور یہاں کے اتحاد کو بطور نمونہ اور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بعض رویا میں یہ بھی اطلاع دی گئی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک زبردست شورش اور طوفان اُٹھنے والا ہے حضور کا اس سلسلہ میں مفصل رویا ۲۵ر جنوری ۱۹۵۰ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے چنانچہ اس کے مطابق ۱۹۵۳ء میں جماعت کے خلاف زبردست طوفان اٹھا اور نتیجۃً وہی ہوا جو امام جماعت احمدیہ نے پہلے سے ان الفاظ میں بتا دیا تھا۔

" یہ احمدیت کا پودا کوئی معمولی پودا نہیں۔ یہ اس نے (خدا نے) اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اور مخالف حالات کے باوجود کرے گا۔ دشمن پہلے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے رہے مگر یہ پودا ان کی حسرت بھری نگاہوں کے سامنے بڑھتا رہا۔ اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہوگا۔ یہ چراغ وہ نہیں جسے دشمن کی پھونکیں بجھا سکیں۔ یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اکھاڑ سکیں۔ مخالف ہوائیں چلیں گی۔ طوفان اُٹھیں گے مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا اور لہریں اچھلیں گی مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خدا ہے پار لگ کر رہے گا "

(الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۴۷ء)

حضور رضؓ کی یہ پیشگوئی ۱۹۵۳ء میں کس شان سے پوری ہوئی۔ ہر احمدی اس سے واقف و آگاہ ہے اور اس کے متعلق یہاں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

قادیان آنا مشکل

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور حضرت مصلح موعود کے رؤیا و کشوف کی روشنی میں ہجرت کا تذکرہ کر رہا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو عالم الغیب خدا نے یہ بھی بتایا ہوا تھا کہ جب امام جماعت احمدیہ قادیان سے ہجرت کر جائیں گے اور قادیان سے باہر کسی اور جگہ ہوں گے تو ایسے حالات بھی پیش آئیں گے کہ ان کے لئے حالات کی خرابی کی وجہ سے قادیان آنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے ایک بڑا بحر ذخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا واقعی میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے "

(تذکرہ صفحہ ۵۳۶)

۲۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو نماز فجر سے پیشتر حضور نے مندرجہ بالا رؤیا سنائی۔ اور آج یہ رؤیا لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے

قادیان کا روشن مستقبل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کی شاندار وسعت اور ترقی کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے غیر معمولی بشارات دے رکھی ہیں جن کے بارہ میں ہر احمدی یقین رکھتا ہے کہ کسی نہ کسی وقت وہ ضرور پوری ہوں گی۔ منجملہ ان بشارات کے حضور نے فرمایا:۔

" ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا ہے اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار چلے گئے اونچی اونچی دو منزل یا چو منزل یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں اور روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں ٹم ٹم۔ فٹن۔ پالکیاں۔ گھوڑے شکرم پیدل رستہ و بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور رستہ بمشکل ملتا ہے " (تذکرہ صفحہ ۴۴۴)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیان کردہ بے شمار باتیں پوری ہو چکی ہیں اور باقی باتیں بھی انشاء اللہ پوری ہوں گی۔ کیونکہ یہ خدا کی باتیں ہیں۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

ان امور کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی ذات پر یقین پیدا کیا ہے۔ اور اپنے متبعین کے دلوں میں اس کا بیج بو دیا۔

اور یہ تمام باتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ احمدیت برحق اور سچی ہے احمدیت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق تھا اور اس عالم الغیب خدا نے یہ عظیم الشان خبریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے موعود فرزند اور مصلح موعود کو پہلے سے بتا دیں مبارک ہیں وہ جو اس نورِ یقین سے حصہ پانے کے لئے اس زمانہ کے مامور و مرسل اور اس کے سچے جانشین

اخبار و آراء

شری شاستری کی وفات

تاشقند ۱۱ رجنوری۔ شری لال بہادر شاستری کل آدھی رات کے کچھ ہی دیر بعد یہاں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ وفات ایک بج کر ۳۲ منٹ پر یعنی تاشقند کے تاریخی معاہدہ پر دستخط کرنے کے تقریباً ساڑھے ۹ گھنٹے بعد ہوئی۔ تاشقند معاہدہ طے ہونے کے بعد روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسی گن نے جو ضیافت دی تھی اُس میں شرکت کے وقت وہ خوش و خرم تھے ضیافت کے بعد پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے اُن سے ہاتھ ملایا تھا اور اُس وقت وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔ شری شاستری کی عمر ۶۱ برس تھی۔ اور وہ ۹ رجون ۱۹۶۴ء سے پردھان منتری تھے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ کل آدھی رات کے بعد ۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر شری شاستری کو کھانسی آئی۔ وہ اپنے کمرہ سے باہر نکل کر ساتھ والے کمرہ میں گئے۔ جہاں کہ ان کے ذاتی ڈاکٹر چگ مقیم تھے۔ ڈاکٹر چگ نے انہیں ڈاکٹری امداد دینے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش رائیگاں گئی۔ شری شاستری پر دل کے حملے کے بعد چند ہی منٹ کے اندر مسٹر کوسی گن وزیر اعظم روس بھی وہاں پہنچ گئے۔ روسی ڈاکٹر بھی فوراً وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے شری شاستری کے دل میں حرکت لانے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ناکامی ہوئی مسٹر کوسی گن کافی دیر تک سر جھکائے ہوئے شری شاستری کے سرہانے کھڑے رہے شری شاستری آج ۱۱ رجنوری کو صبح ساڑھے ۹ بجے افغانستان کے ایک روزہ دورہ کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ اور مسٹر کوسی گن نے انہیں الوداع کہنی تھی۔

شری شاستری نے جب کل رات مسٹر کوسی گن کی طرف سے دی گئی ضیافت میں شرکت کی تو اُن میں تھکاوٹ یا علالت کی کوئی علامت دکھائی نہ دیتی تھی۔ وہ مسٹر کوسی گن اور صدر ایوب کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے رہے اور وہ ازبک ناچ اور گانے کی ایک تقریب میں ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر تک بیٹھے رہے۔ جب روسی بیرے انہیں روسی کھانے کی پلیٹیں پیش کرتے تو شری شاستری انکار کر دیتے۔ وہ رس بھری کا رس پیتے رہے۔

صدر ایوب نے شری لال بہادر شاستری کو دعوت دی تھی کہ وہ نئی دہلی جاتے ہوئے پاکستان پر سے پرواز کر کے جائیں اور لاہور سے اختیار نہ کریں۔

نئی دہلی۔ ۱۱ رجنوری شری لال بہادر شاستری کی اچانک موت کی خبر سنتے ہی آج صبح سارے دہلی میں ہر جگہ ماتم کی صفیں بچھ گئیں۔ جو لوگ شری لال بہادر شاستری کی دہلی واپس آنے پر ان کے استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اچانک جانکاہ صدمہ کی خبر سن کر ان پر سکتہ سا طاری ہو گیا۔ شری لال بہادر کی قیام گاہ پر ماتم پرسی کے لئے آنے والوں کا تانتا صبح تین بجے سے پہلے ہی لگ گیا۔ صبح سویرے سے آنے والوں میں اکثر وزیر، ممبران پارلیمنٹ، مرکزی وزراء اور سینئر افسران بھی شامل تھے۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے لکھا ہے کہ ۱۴ رجنوری کو کانگریس ورکنگ کمیٹی شری لال بہادر شاستری کی اچانک موت سے پیدا ہونے والے مسئلہ پر غور کرے گی۔ بہت جلد کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی بھی میٹنگ بلائے جانے کا امکان ہے۔ اسی میں نیا پارٹی لیڈر چنا جائے گا۔ دریں اثنا شری گلزاری لال نندہ کو قائم مقام وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

تاشقند ۱۰ رجنوری۔ آج شری لال بہادر شاستری نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ تاشقند اعلان امن اور عوام کی فتح ہے اور مجھے اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ساری دُنیا بھارت اور پاکستان کے درمیان اس معاہدہ کا خیر مقدم کرے گی۔ آپ نے تاشقند کانفرنس کو ایک بعید اہم میٹنگ قرار دیا۔ اور کہا کہ اگر یہ معاہدہ نہ ہوتا تو کشیدگی بہت زیادہ بڑھ جاتی۔

تاشقند ۱۱ جنوری کل یہاں صدر ایوب کے ساتھ مشترکہ بیان پر دستخط کرنے کے بعد پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آخری پریس کانفرنس میں کہا کہ تاشقند اعلان سے ظاہر ہے کہ ہم نے بہت ٹھوس نتائج حاصل کئے ہیں۔ شری شاستری اس سمجھوتہ سے کافی مطمئن دکھائی دیتے تھے۔ آپ نے کہا اگر یہاں کوئی سمجھوتہ نہ ہوتا تو کشیدگی اور بڑھ جاتی اور آگ مزید بھڑکتی امید ہے کہ دُنیا اس اعلان کا خیر مقدم کرے گی۔

تاشقند ۱۱ رجنوری۔ کل رات جب صدر ایوب کو شاستری کی اچانک موت کی خبر سنائی گئی تو انہوں نے بڑے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مسٹر ایوب المناک خبر سنتے ہی شری شاستری کی قیام گاہ پر پہنچے اور وہاں کہا کہ یہ بڑا المناک موقع ہے۔ یہ موت نہ صرف ہندوستان بلکہ بھارت اور پاکستان کی دوستی کے لئے بھی ... (باقی ملاحظہ فرمائیے ص ۳)

دورانِ سال کے جلسوں و تبلیغی ہفتوں کا پروگرام

سال رواں ۱۹۶۶ء میں جلسوں اور ہفتہ ہائے تبلیغ منانے کے لئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں جلسے منعقد کریں اور ہفتہ ہائے تبلیغ منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اور جلسوں و تبلیغ کی کارگذاری کی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجواتے رہیں

بعض شہری جماعتیں کاروباری اور ملازمین کی سہولت کے پیش نظر اتوار کو جلسے منعقد کرنا زیادہ مناسب خیال کرتی ہیں۔ لہٰذا ایسی جماعتوں کو ...... جلسوں کی معینہ تاریخوں کے قریب کے اتوار میں جلسے منعقد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

۱۔ جلسہ مصلح موعود .... ۲۰ رفروری
۲۔ جلسہ یوم مسیح موعود ..... ۲۲ رمارچ
۳۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب .... ۳۰ راپریل
۴۔ جلسہ یوم خلافت ...... ۲۷ رمئی
۵۔ جلسہ سیرت النبی صلعم ..... ۲ رجولائی
۶۔ ہفتہ ہائے تبلیغ سال میں دو بار۔ مئی کے پہلے ہفتہ میں اور اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں بحقیقت وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا اور عدم ادائیگی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں۔ فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے

جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اُس کی طرف سے اُس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع شرعی پیمانہ مقرر کی ہے جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔

سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے

البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بر وقت امداد کی جا سکے۔ یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے جس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح ڈیڑھ روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں پنجاب کی نسبت غلہ مہنگا ہے احباب جماعت اپنے اپنے علاقہ کے حالات کے مطابق غلہ کی قیمت کی نسبت سے صدقۃ الفطر کی شرح مقرر کریں۔

عید فنڈ

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے مرکز میں رہنے والے فرد کے لئے ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے اسلئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اس مد میں وصول ہونے والی ہر رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال قادیان

مرکز میں وعدہ جات چندہ تحریک بھجوانے کیلئے

آخری تاریخ — ۱۴ فروری ۶۶ء

بارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کا نیا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق دفتر ہذا کی طرف سے نئے سال کے لئے فارم وعدہ جات چندہ تحریک جدید اور مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا احباب کے نام پیغام جملہ جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ اخبار بدر کے ذریعہ اور جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدہ جات موصول نہیں ہوئے بذریعہ خطوط یاددہانی بھی کروائی جا چکی ہے لیکن ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں اب بذریعہ سرکلر ہذا تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وعدہ جات چندہ تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۴ر فروری مقرر فرمائی ہے۔ پس میں ان جماعتوں کے ذمہ دار افراد سے جن کے وعدہ جات آ چکے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دوبارہ جائزہ لے لیں کہ کوئی فرد ایسا تو نہیں رہ گیا جس نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ یا کوئی فرد ایسا تو نہیں جس کا وعدہ اس کی حیثیت سے کم ہو اور جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدہ جات موصول نہیں ہوئے وہ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر جلد سے جلد وعدہ کریں اور پھر اس کی ادائیگی کے لئے بھی کوشش کریں۔

دفتر ہذا کی طرف سے ۳۱ر دسمبر ۶۵ء تک ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرست اخبار بدر برائے غرض دعا اگلی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب ان سب مخلصین کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ آئندہ ۳۱ر مارچ ۶۶ء تک اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بھی اخبار بدر میں شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

امید ہے کہ ان ہر دو امور کے بارے میں احباب جماعت اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ کے متعلق

تیماپور کے ایک دوست کے تأثرات

جماعت تیماپور کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے ایک ہندو معزز دوست بھی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے واپس جانے کے بعد جو خط تحریر فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ جو بمقام قادیان ۱۱ر لغایت ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء منعقد ہوا تھا۔ ان تینوں دنوں کے جلسے میں شریک ہو کر دیکھا ہے۔ میری نظروں میں جماعت احمدیہ خوددار۔ روحانی اور بے غرض جماعت معلوم ہوئی۔ اس جلسہ میں مقررین جماعت احمدیہ نے بتایا کہ اسلام کیا چیز ہے۔ مذہب اسلام کے کیا فرائض ہیں۔ پیدائش انسانی کی غرض و غایت کیا ہے۔ کس تعلیم پر عمل کرنے سے ہم انسان کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ نجات حاصل کرنے کا طریق کیا ہے۔ غرضیکہ مقررین کی تقاریر روحانی معلومات سے پُر تھیں۔ اس جماعت کی راست بازی اور اخلاق کو دیکھ کر قادیان کے مقامی سکھ لوگ تک جلسہ گاہ میں شریک رہ کر بھائی بھائی کا اخلاقی ثبوت دیتے ہوئے میں نے خود دیکھا جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ پس میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی انسان کو انسانیت کا سبق سکھا سکتی ہے۔ یوں تو دنیا میں بہت سارے م

صوبہ اُتر پردیش میں منعقد ہونے والی دوسری تبلیغی صوبائی کانفرنس

مورخہ ۳۱-۱۲-۶۵ کو جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہونے والے احباب جماعت ہائے دہلی و اُتر پردیش کی ایک میٹنگ بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوئی جس میں صوبہ اتر پردیش میں ہونے والی دوسری صوبائی تبلیغی کانفرنس کے بارہ میں غور و خوض کیا گیا اور مندرجہ ذیل امور متفقہ طور پر طے پائے۔

۱۔ کانپور میں منعقدہ صوبائی کانفرنس میں کئے گئے فیصلہ کے مطابق دوسری صوبائی کانفرنس صوبہ اتر پردیش کے دار الخلافہ لکھنؤ شہر میں منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ۔

۲۔ اس کانفرنس کا انعقاد جون کے آخری ہفتہ میں ہو گا۔ لیکن تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

۳۔ یہ کانفرنس دو دن تک رہے گی۔

۴۔ طے پایا کہ احباب جماعت ہائے اتر پردیش کو اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع دینے کے لئے اخبار بدر میں متعدد بار اعلان کیا جائے۔

۵۔ مستورات بھی کانفرنس میں شرکت کر سکیں گی۔ ان کے قیام اور کانفرنس میں تقاریر کے سننے کا انتظام کیا جائے گا۔

۶۔ کانفرنس میں کی جانے والی تقاریر کے سلسلہ میں اگر کوئی دوست مشورہ دینا چاہیں تو وہ پندرہ اپریل ۱۹۶۶ء تک خاکسار کو نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں۔

۷۔ جو جماعتیں کانفرنس میں شریک ہونے والے مبلغین سے فائدہ اٹھانا چاہیں اور اپنے ہاں تبلیغی یا تربیتی جلسے کا انتظام کرنا چاہیں وہ بھی ۵ر اپریل ۶۶ء تک خاکسار کو اطلاع دیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ جو جماعت مبلغین کرام کو لے جانا چاہے لکھنؤ سے کرایہ آمد و رفت مبلغین اس جماعت کے ذمہ ہو گا۔

۸۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے کہ وہ بھی اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

۹۔ بجٹ کا اندازہ کانپور میں منعقد ہونے والی پہلی صوبائی کانفرنس کے مطابق رکھا گیا ہے۔ اس بجٹ کا نصف حصہ جماعت احمدیہ لکھنؤ ادا کرے گی اور باقی نصف صوبہ اُتر پردیش کی دوسری جماعتوں پر حصہ رسدی ڈالا جائے گا۔

اس میٹنگ کے آخر میں احباب جماعت ہائے اُتر پردیش کی درخواست پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور احباب کی طرف سے یو۔پی میں ایک مرکزی مبلغ کی تعیناتی کے سلسلہ میں درخواست کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ ہمیں جس قدر آدمیوں کی کام کے لئے ضرورت ہے اس کے مطابق ہمیں واقفین نہیں مل رہے۔ اسکے لئے دوستوں کو چاہیئے کہ جماعتوں میں واپس جا کر واقفین بھجوانے کے سلسلہ میں جد و جہد کریں۔ بالآخر صاحبزادہ صاحب نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد یہ میٹنگ برخواست ہوئی۔

خاکسار بشیر احمد
انچارج مبلغ صوبہ دہلی و یو۔پی۔ مکان ۵۹۷۳ بازار بلی ماراں دہلی نمبر ۶

۳۰۔ فرقے ہیں۔ جو حکومت کے سامنے فائدے کی خاطر اپنی اغراض پیش کرتے رقمی امداد لے کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر یہ جماعت میری نظروں میں ایسی معلوم نہیں ہوتی۔ اسلام میں بھی بہت فرقے ہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت جیسے ہمدردی راست بازی۔ سچائی پر عمل کر کے انسان کو بموجب تعلیم قرآن نجات کی طرف راہ نمائی نہیں کرتے۔ مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ انسان کی نجات کی طرف راہ نمائی کر سکتی ہے۔

میں تمام اسلامی جماعتوں سے التجا کرتا ہوں کہ اسلام مذہب کا ہر فرد اس جماعت کی خوبیوں کو سوچ سمجھ کر اس کو قبول فرماتے ہوئے اس فانی دنیا سے نجات پانے کی کوشش فرمائیں تو ٹھیک ہے۔ ورنہ انسان کا عالم وجود میں آنے اور پیدائش کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔"

(بقیہ خبر صفحہ نمبر ۱) لئے بھی المناک ہے۔ انہوں نے بڑی اچھی مفاہمت پیدا کی تھی میں جانتا ہوں کہ وہ امن چاہتے تھے آپ یقین کیجئے کہ ہم بھی امن چاہتے ہیں۔ میں بھارت کی حکومت اور وہاں کے باشندوں کو تعزیت اور ہمدردی کا پیغام بھیجتا ہوں۔ مسٹر ایوب کئی ایک گھنٹہ بعد پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو بھی شری شاستری کی قیام گاہ پر اظہار تعزیت کیلئے پہنچے۔ (ریڈیو پاکستان ۱۱ر جنوری ۱۲)

خبریں

تاشقند ۱۰ جنوری۔ شری شاستری اور صدر ایوب نے آج یہاں مشترکہ اعلان پر ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۴ بجے اُسی ہال میں دستخط کئے۔ جہاں ان کی پہلی باضابطہ میٹنگ ہوئی تھی۔ ٹھیک ۴ بجے روسی وزیر اعظم مسٹر کوسی گن ازبکستان گورنمنٹ کے ہال میں داخل ہوئے۔ اور ان کے ہمراہ وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو ڈیفنس منسٹر مارشل میلونوسکی اور ازبکستان جمہوریت کی صدر سیدہ نور الدین بھی تھیں۔ اس کے چند منٹ بعد پردھان منتری شری لال بہادر شاستری اور صدر ایوب اپنے ساتھی وزیروں اور افسروں کے ہمراہ مختلف سڑکوں سے کاروں میں سوار وہاں پہنچ گئے۔ اپنی اپنی جگہ لینے سے پیشتر صدر ایوب اور شری شاستری نے ایک دوسرے کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملائے۔ جس پر سارا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ اسی وقت مسٹر کوسی گن وزیر اعظم روس خود چل کر دونوں لیڈروں کے پاس پہنچے اور ان سے ہاتھ ملائے۔ ان کی تعارفی تقریر کے بعد ایک روسی مترجم نے یہ اعلان انگریزی میں پڑھ کر سنایا۔ جس پر صدر ایوب اور شری شاستری نے تالیوں کی گونج کے درمیان دستخط کر دیئے دستخط ہونے کے بعد شری کوسی گن نے پھر صدر ایوب اور شاستری سے ہاتھ ملائے اور کہا کہ اس سے بھارت اور روس کی لازوال دوستی، پاکستان اور روس کی دوستی کو تقویت ملے گی اور بھارت اور پاکستان کے درمیان بھی دوستی بڑھے گی۔ جس کے جواب میں شری شاستری نے کہا میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اس کانفرنس کامیاب بنانے کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ جس کے جواب میں شری کوسی گن نے کہا مجھے پوری امید ہے کہ آج تاشقند میں جس اعلان پر دستخط ہوئے ہیں۔ یہ بھارت اور پاکستان کے درمیان لازوال دوستی کا مظہر ہوگا۔ آپ نے ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مدد دی ہے۔ آپ نے اخباری نمائندوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس امر کی تعریف کی کہ اخبارات نے بڑی ایمانداری سے صحیح حالات بیان کئے ہیں۔

تاشقند ۱۰ جنوری۔ آج یہاں شری لال بہادر شاستری اور مسٹر ایوب خان نے جس مشترکہ اعلان پر دستخط کئے اس کا متن جو سرکاری طور پر شائع کر دیا گیا۔ مشترکہ اعلان کچھ اس طرح ہے: "بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر جن کی تاشقند میں میٹنگ ہوئی ہے اور جنہوں نے بھارت اور پاکستان کے موجودہ تعلقات پر غور کیا ہے اپنے اس عزم صمیم کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اپنے ممالک کے درمیان امن تعلقات بحال کریں گے۔ اور اپنے لوگوں کے درمیان سوجھ اور دوستانہ تعلقات کو بڑھاوا دیں گے۔ وہ ان مقاصد کا حصول بھارت اور پاکستان کے ساٹھ کروڑ لوگوں کی بہبود کے لئے کلیدی اہمیت کا سمجھتے ہیں" بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر اتفاق کرتے ہیں کہ وہ یو این چارٹر کے مطابق بھارت اور پاکستان کے درمیان اچھے ہمسائیگی تعلقات پیدا کرنے کے لئے اپنی تمام کوششیں صرف کریں گے۔ چارٹر کے تحت ان پر جو ذمہ داری ہے کہ وہ طاقت کا سہارا نہیں لیں گے اور اپنے جھگڑے پر امن طور پر حل کریں گے۔ وہ اس ذمہ داری کا اعادہ کرتے ہیں۔"

جموں و کشمیر کے مسئلہ پر غور

"انہوں نے محسوس کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا جاری رہنا اس علاقہ اور خصوصاً بھارت پاکستان برصغیر اور بھارت اور پاکستان کے لوگوں کے مفاد میں نہیں ہے اس پس منظر میں جموں و کشمیر کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ اور ہر فریق نے اپنی اپنی پوزیشن پیش کی بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا ہے کہ دونوں ملکوں کا تمام مسلح عملہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء تک ان پوزیشنوں پر واپس چلا جائے گا۔ جن پر وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے پہلے موجود تھیں۔ اور دونوں فریق جنگ بندی لائن پر جنگ بندی معاہدہ کی شرائط پر عمل کریں گے۔ بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات کی بنیاد اس اصول پر ہوگی کہ وہ دوسرے کے گھریلو معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے ملک کے خلاف پراپیگنڈا کی حوصلہ شکنی کریں گے جس سے دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کو فروغ ملے۔

"بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا ہے کہ پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر اور بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر اپنی اپنی کام کی جگہ پر واپس چلے جائیں گے اور دونوں ممالک کے ڈپلومیٹک مشنوں کی نارمل کارروائی بحال کر دی جائے گی۔ دونوں سرکاریں ڈپلومیٹک تعلقات کے بارے میں ۱۹۶۱ء کی ویانا کنونشن پر عمل کریں گی"

اقتصادی اور تجارتی تعلقات کی بحالی

"بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے ایسے اقدامات پر غور کرنے پر اتفاق کیا۔ جن سے بھارت اور پاکستان کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات مواصلات اور کلچرل تبادلے بحال ہو جائیں۔ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان ہو چکے موجودہ معاہدوں پر عمل کے لئے اقدام کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اپنے اپنے حکام کو یہ ہدایت دینے پر اتفاق کیا ہے کہ وہ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کریں۔ بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا ہے کہ دونوں فریق مشرقی پاکستان، بھارت، مغربی بنگال و آسام سے پناہ گزینوں اور ناجائز داخلہ کے مسائل سے متعلقہ سوالات پر غور جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ دونوں فریق ایسے حالات پیدا کریں گے جن سے لوگوں کا نکاس رُکے انہوں نے مزید اتفاق کیا۔ تصادم کے سلسلہ میں دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کی جو جائیداد اثاثے قبضہ کیا ہے وہ واپس لوٹانے کیلئے بات چیت کی جائے۔ بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر نے اتفاق کیا کہ دونوں فریق دو ممالک کی براہ راست دلچسپی کے معاملات پر دونوں اعلیٰ ترین اور دوسری سطحوں پر غور جاری رکھیں گے۔ دونوں فریقوں نے مشترکہ بھارتی پاکستانی ادارے قائم کرنے کی ضرورت تسلیم کی۔ جو اپنی سرکاروں کو رپورٹ پیش کریں گے تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ مزید کیا اقدام کرنے چاہئیں"

روس کا شکریہ

"بھارت کے پردھان منتری اور پاکستان کے صدر روس کے لیڈروں، روسی سرکار اور ذاتی طور پر روسی وزیر اعظم کے جنہوں نے موجودہ میٹنگ کے تئیں بھاری سراہنا اور گہرے شکریہ کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں

وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری کی وفات پر

قادیان نواسیوں کا تعزیتی ریزولیشن

قادیان ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری کی افسوسناک ناگہانی وفات پر قادیان نواسیوں کا جو تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حسب ذیل ریزولیشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

"آج مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۶ء کو قادیان کی تمام سیاسی۔ دھارمک۔ ہیڈ پارٹی اور سماجک سنستھاؤں کا یہ مشترکہ ہائی اجلاس بھارت کے محبوب ترین پردھان منتری شری لال بہادر شاستری کی ان نازک حالات میں ناگہانی موت پر نہایت گہرے دُکھ کا اظہار کرتا ہے۔ اور محسوس کرتا ہے کہ اس گھور سنکٹ کے موقعہ پر جبکہ شری شاستری جی کی لیڈرشپ میں ملک کئی مسائل کو حل کرتا ہوا ترقی کی راہ پر گامزن تھا۔ شری شاستری جی کا سورگباش ہو جانا۔ ملک اور قوم کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ لہٰذا قادیان شہر نواسیوں کا یہ اجلاس شری شاستری کے پریوار اور ملک کے دیگر رہنماؤں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے یہ ارتھنا کرتا ہے کہ مرحوم کی روح کو شانتی اور ہم سب کو ان کے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی طاقت بخشے۔ (نامہ نگار)